پروفیسر محمد حمزہ نعیم

شعائر اللہ کی بے توقیری کیوں؟ یہ تو باعثِ رسوائی و عذاب ہے

کیا رویتِ ہلال، رمضان، عیدین اور ایامِ حج شعائر اللہ میں شامل نہیں؟

● افریقہ اور امریکہ کے وسطی اور جنوبی علاقوں میں ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۷ء جب کہ باقی تمام دنیا بشمول حرمین شریفین اور پاکستان ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۷ء کی شام ہلالِ رمضان نظر آئے گا۔ ● اس سال پانچ جمعہ کے روزے ہوں گے اور مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا۔ ● نبوی حکم کے مطابق عینی رویت اپنالی جائے تو ذلت و رسوائی اور آیا ہوا عذاب ٹل سکتا ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا: ''حج ادا ہو جاتا ہے، علماء کا فتویٰ ہے۔ حج ادا ہو جاتا ہے، چاہے اصحابِ اقتدار یعنی حکامِ وقت ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو وقوفِ عرفہ کا حکم دے دیں''...... یہ مفہوم ہے بہت سے علماء سے پوچھے گئے سوالات اور جوابات کا...... مفتی صاحب کا فرمان سر آنکھوں پر، علمائے اسلام کو نائبانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقامِ بلند حاصل ہے۔ اللہ کریم نے علمائے حق ہی کے ذریعے قیامت تک دینِ حق کو جاری و ساری اور زندہ رکھنا ہے۔ اللہ کا کلمہ یعنی دین کائنات کی روح ہے۔ روح نکل گئی تو جسم بے کار بلکہ زیادہ دیر رکھنے سے موجبِ آزار ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کے لیے بھی حکم فرمایا کہ روح نکل جائے تو اُس مومن بندے کی میت کو جلد از جلد قبر کے حوالے کر دو، اللہ کا قانون یہی ہے۔ تو جب کائنات کی روح یعنی کلمۃ اللہ یعنی دین نہ رہے گا۔ اللہ خالق کائنات اس کائنات کو عدم کے حوالے کر دیں گے۔ علمائے دین ہی اب نبیوں کے نائب ہیں اور دین کو قائم رکھنے اور آگے سے آگے قیامِ قیامت تک پہنچانے کے اہل اور ذمہ دار ہیں۔ اللہ کریم علمائے کرام کو تمام عالم خصوصاً اہل اسلام کے لیے باعثِ خیر و برکت رکھے۔ آمین!

علماء حق علمائے راسخین فی العلم سے سوال ہے کہ اگر واقعتہً حقیقتاً ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو وقوفِ عرفہ کر لیا جائے یا با الفاظ دیگر عامتہ المسلمین کو ۹ ذی الحجہ کی بجائے ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو وقوف پر مجبور کر دیا جائے تو عام اہل علم اور علماء محققین جن کو سو فیصد اس کا علم دے دیا جائے کہ وقوف ۹ کو نہیں ایک دو دن پہلے کیا جا رہا ہے اور دو اور دو چار، نہ پونے چار، نہ سوا چار ٹھیک چار کی طرح حتمی علم دیا جائے تو کیا یہی راسخ فی العلم علمائے محققین پھر بھی یہی فتویٰ دیں گے؟ اگر بادشاہ وقت سیکورٹی فورسز کے ذریعے اسلام آباد اور راولپنڈی میں حکماً آرڈیننس نافذ کر دیں کہ منگل کے دن زوال کے فوراً بعد نماز جمعہ ادا کی جائے گی اور منگل کے دن جمعہ کی عدم ادائیگی کا فتویٰ دینے والے کو امریکیت کا سامنا کرنا پڑے گا یا ان شہروں کے باسیوں کو پتھر کے زمانے میں بھیج دیا جائے گا اور فرضی قائم کی گئی القاعدہ اور کئی سال پہلے شہید ہو جانے والے شیخ اسامہ اور امیر المومنین ملا

محمد عمر مجاہد اُن کے کسی کام نہ آئیں گے ......اگر کوئی عالم دین زیادہ ہی حکومتی رٹ کو چیلنج کرے گا تو کم از کم اُسے غازی برادران کا حشر سامنے رکھنا ہوگا۔ اگر پورے علاقے کے علماء ہمارے منگل کے اعتدال پسند جمعہ کو نہیں مانیں گے تو اُن کو تورابورا بنا دیا جائے گا۔ اعلان ختم ہوا۔ اب بتایئے کہ علمائے کرام اور مفتیانِ عظام' اللہ اُن کا سایہ سلامت رکھے وہ کیا کریں گے۔ مصلحت اور عزیمت میں سے کس راہ کا انتخاب کریں گے۔ اگر تو فتویٰ ''منگل کا جمعہ حق ہے'' پر ہوگا تو ماشاءاللہ نظریۂ ضرورت زندہ باد اور جان بچانا فرض ہے۔ اس پر عملدرآمد ہو جائے گا اور اگر ڈٹ جاتے ہیں تو شعائر اللہ کی عزت وتوقیر کا تقاضا یہی ہے تو علمائے کرام شہید ہو کر اپنی قبروں سے خوشبو برآمد کر رہے ہوں گے اور احمد علی لاہوری ہوں یا غازی عبدالرشید اُن کی قبروں کی مٹی عوام وخواص کی رہنما اور ہادی بن کر رہے گی۔ سنا ہے کہ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں اور علماء کی بظاہر ناکامی کے بعد دہلی سے پشاور تک جی ٹی روڈ کے کنارے تمام درختوں کے ساتھ سیکڑوں ہزاروں علماء کی لاشیں اُسی طرح لٹکا دی تھیں جس طرح فرعون نے ستر ہزار جادوگروں کے ایمان قبول کرنے پر اُن کی لاشوں کو کھجور کے تنوں کے ساتھ لٹکا دیا تھا۔ مگر کیا اسلام مٹ گیا؟ کیا علمائے اسلام ناپید ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ نہ فرعون بنی اسرائیل کو مٹا سکا، نہ انگریز بشمول یہود ونصاریٰ علمائے امت علیہ السلام کو مٹا سکے۔ وہاں بھی فرعون اور آلِ فرعون غرقِ آب ہوئے اور یہاں بھی جس کی مملکت میں سورج غروب نہ ہوتا تھا۔ اُس کا حکم سمٹ کر جزائر برطانیہ میں محدود ہو کر رہ گیا۔ ظالم کو ظلم کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور مرنے کے بعد تو صبح وشام آگ نارِ جہنم کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اپنے ہی دوستوں کو آزماتا ہے۔ مصائب میں ڈالتا ہے مگر بدلے میں ان کو ہمیشہ کی کامیابی اور وہ کچھ دیتا ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی کے دل پر اُس کا خیال بھی نہیں گزرا۔ (مفہوم حدیث نبوی)

نہ شود نصیبِ دشمن کہ شود ہلاکِ تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو تیغ آزمائے

محبوب کی تیغِ ناز تو محبِّ صادق ہی کا شکار کرتی ہے اور وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اہل ایمان تو کسی بھی لالچ، کسی بھی خوف، کسی بھی دھمکی کو گھاس کے تنکے برابر حیثیت نہیں دیتے۔ ان کی محبت الٰہی تو سب سے زیادہ شدید ہے اور اہل ایمان کی نشانی اللہ نے بتائی ہے کہ کون کس کے ساتھ ہے؟ اور جو محمد رسول اللہ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف ''شدت پسند'' اور آپس میں رحیم وکریم ہیں۔ (القرآن) خیر مطلب یہ ہے کہ دینی امور، احکامِ نبوی، شعائر اللہ نہ کسی کے کہے پر تبدیل ہو سکتے ہیں، نہ اُن میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ اگر غلط فہمی میں کوئی حاکم وقت ایسا کر لیتا ہے تو مرنے سے پہلے توبہ کا دروازہ کھلا ہے مگر جلد توبہ کرنا ضروری ہے۔ علماء کرام ہی نے بتایا ہے کہ روزہ، عیدین، حج اور اوقاتِ نماز شعائر اللہ ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تو پورے دین کو شعائر اللہ قرار دیتے ہیں اور عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں مَعَالِمُ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَمْرُهٗ وَنَهْيُهٗ وَفَرْضُهٗ تمام فرائض اور اوامر ونواہی حدود اللہ کی علامات شعائر اللہ ہیں (بحوالہ روح

المعانی بحوالہ آیات الجہاد) اب اوقات نماز تو سورج کو دیکھے بغیر کافروں کی رصد گاہوں سے طے شدہ گھڑی گھنٹوں پر طے کر لیے جاتے ہیں، اذانیں ہو رہی ہیں، نمازیں پڑھی جا رہی ہیں، روزے رکھے جا رہے ہیں، افطار کیے جا رہے ہیں مگر بڑی سحری وافطاری یعنی پہلی شب اور شبِ عید اُن سے مشورہ لینا گناہ سمجھتے ہیں۔ درست کہ ہم اُن سے مشورہ نہ لیں مگر جس دن وہ کہہ دیں کہ آج پوری دنیا میں چاند پیدا ہی نہیں ہوا تو مقدس ومحبوب پاک سرزمین میں کیوں اعلان کر دیا جائے کہ ''چاند بے شک پیدا نہیں ہوا وہ تو نصب شب بارہ بجے سے پانچ چھے بجے کے درمیان پیدا ہوگا مگر ہم چاند کی پوجا نہیں کرتے۔ چاند ہمارا معبود تھوڑا ہی ہے۔ روزہ بارہ گھنٹے کم وبیش ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر چاند مغرب کی نماز سے اتنا پہلے پیدا ہو جائے کہ اُس کی عمر بارہ گھنٹے ہو جائے تو ہم اُس سے پہلی شب کو شبِ اوّل قرار دے کر تراویح ادا کر لیں گے اور دوسری صبح آئندہ ماہ کا پہلا دن، رمضان کا روزہ شمار ہوگا (بے شک چاند گزشتہ شام پیدا نہ ہوا ہو)۔''

اسلام کی پہلی آواز منفی سے شروع ہوتی ہے، مثبت سے نہیں۔ لا الہ الا اللہ..... ''اللہ معبود ہے'' نہیں فرمایا'' بلکہ اعلان ہوا کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں'' قانون ہے کہ منفی مثبت سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ نے دین کو ''لا'' نفی سے شروع کیا۔ جب ہم یہ کہیں کہ آج چاند نظر آئے گا یا اُس کے نظر آنے کا امکان ہے تو یہ بات اتنی قطعی اور وزنی نہیں جتنی یہ کہ فلاں دن چاند نظر نہیں آئے گا۔ اسلام یعنی رسولِ اسلام کا حکم ہے۔ چاند دیکھو پھر روزہ رکھو۔ اب اگر حساب یعنی سائنسی آلات فیصلہ کر دیتے ہیں کہ آج چاند نظر نہ آئے گا تو لاکھ ڈھونڈو، نظر نہ آئے گا۔ البتہ آپ اس قرارداد کو پرکھنے اور جانچنے کا حق رکھتے ہیں کہ ''چاند نظر نہ آئے گا'' لہٰذا چاند نظر نہ آئے گا تو نظر نہ آئے گا اور نظر آنے کا امکان ہے تو دونوں صورتیں ممکن ہیں کہ نظر آئے یا نظر نہ آئے۔

خصوصی درخواست بخدمت عالی علمائے اسلام:

میرا مقصد اللہ کی رضا کے سوا کچھ نہیں۔ آپ حضرات کا حکم ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور چاند دیکھ کر عید کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ سائنسی حسابات معاون اور مشیر تو ہو سکتے ہیں مگر ان کو بطور عقیدہ ومذہب کے نہ اپنایا جائے۔ بس یہی بات اصول کی بات ہے نیومون سسٹم آنکھوں دیکھا نظام نہیں، نیومون (تاریک چاند) نظر نہیں آیا کرتا۔ حساب کر کے نیومون والے دن کو پہلی شمار کر لیا جائے تو یہ زیادتی ہے۔ ایک ہی نقطہ فلک پر جب شمس وقمر اکٹھے ہوتے ہیں (قران نیرین) اُسی کو نیومون کہتے ہیں اور اس لمحۂ اجتماع سے نیومون کی عمر شمار ہوتی ہے۔ نیومون جب ۲۰ گھنٹے عمر کو پہنچتا ہے تو اُس کے نظر آنے کے امکانات شروع ہو جاتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ ۵۰ گھنٹے سے زائد عمر میں نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ بعض دیگر عوامل ہوتے ہیں مثلاً زمین سے سورج اور چاند کے درمیان زاویائی فاصلہ 10^{o} ہونا چاہیے اور سطح سمندر سے چاند کی بلندی کم از کم ۵ درجے ہو۔ پھر زمین کی دو گردشیں ہیں، ایک محوری گردش دوسری سورج کے گرد، اسی طرح چاند کی ایک محوری گردش ہے اور دوسری زمین کے گرد۔ ان دوہری گردشوں کے سبب سورج کے افق سے

غروب ہونے کے بعد چاند کے افق سے غروب ہونے میں اکثر اوقات ۵۰ منٹ ہونا چاہئیں یعنی سورج غروب ہوکر چاند سے سورج کی شعائیں دور ہونے میں وقت لگتا ہے۔ لہٰذا غروب شمس کے کچھ دیر بعد چاند نظر آتا ہے اور جتنا اندھیرا زیادہ ہوگا چاند واضح نظر آئے گا۔ زمینی اور قمری گردشوں کی وجہ سے ارتفاع قمر جب زیادہ ہوتا ہے تو چاند بلند اور واضح نظر آتا ہے پھر عمر زیادہ ہو تو بڑا بھی نظر آتا ہے۔ لوگ شک میں پڑ جاتے ہیں کہ یہ دوسری کا چاند ہے مگر ہوتا ہے پہلی کا چاند جو دوسری بلکہ تیسری کے چاند کے برابر نظر آتا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ پہلی کا چاند ۲۰ گھنٹے کا ہو تو دوسرے دن ۴۴ گھنٹے عمر کا ہوگا۔ جب کہ اس بار شوال کے چاند کی عمر تقریباً ۵۶ گھنٹے ہوگی اور وہ پہلی کا چاند ہوگا۔ (مورخہ ۱۳/اکتوبر ۲۰۰۷ء)

پھر عرض کرتا ہوں کہ نیومون سسٹم اور ہلال یعنی نیو کریسنٹ مون دو الگ الگ نظام ہیں۔ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ نیومون سسٹم اسلامی نظام رویت نہیں ہے۔ یوم سبت کی بے توقیری پر اصحاب سبت کی شکلیں تبدیل کر کے مبتلائے عذاب کر دیا گیا تھا۔ مگر آج مسلمان کتنی جرأت سے ہلالِ رمضان، ہلالِ عید پھر ہلال ذی الحجہ کی بے توقیری کر رہے ہیں۔ انھی تین ہلالوں پر روزہ، تراویح، عیدین اور حج جیسی بڑی بڑی عبادات کا انحصار ہے۔ رویتِ ہلال کے بغیر نیومون پر روزہ مکروہ تحریمی اور ہلال شوال کی رویت کے بغیر نیومون پر عید گویا روزہ کے حکم کی بدترین خلاف ورزی ہے۔ اس کے بعد نیومون پر ہلال ذی الحجہ سے لاکھوں قربانیاں ایک دن پہلے ذبح ہوں گی جو سنتِ ابراہیم تو نہ ہوگی پھر فریضۂ حج ۷ یا ۸/ ذی الحجہ کو (جسے نیومون سسٹم والے ۹ ذی الحجہ شمار کرلیں گے) ادا کیا جائے گا۔ اب یہ ذمہ داری اور حق علماء و مفتیانِ کرام کو ہے کہ ایسا حج، فریضہ حج ہے یا حج کی ریہرسل۔ کیوں کہ عمرہ تو ان دنوں ویسے ہی ممنوع ہوگا۔ خیال رہے کہ اب خود سعودیہ کو اقرار ہے کہ وہ نیومون کی بارہ گھنٹے کی عمر کو اوّل ماہ شمار کرتے ہیں اور اب عرب اہل علم خصوصاً سعودیہ کے علماء بھی سعودی نیومون سسٹم کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں انٹرنیٹ پر آچکا ہے۔ ایک سعودی اہل علم نے ثابت کیا ہے کہ گزشتہ ۶۲ سالوں کی رویتِ ہلال غلط طے کی گئی۔ اب لیجیے ہلال رمضان ۱۴۲۸ھ کس شہر میں کب نظر آسکتا ہے۔ جدول ملاحظہ ہو۔

حرمین شریفین سمیت دنیا کے ۱۸ بڑے شہروں میں ۱۱/ستمبر اور ۱۲/ستمبر ۲۰۰۷ء کی شام رویتِ ہلال کی تقابلی کیفیت

۱۱/ستمبر ۲۰۰۷ء (رویت ہلال ناممکن)

شہر کا نام	غروبِ شمس کا مقامی وقت		چاند کی عمر بوقت غروب شمس		چاند غروب شمس سے کتنا بعد غروب ہوگا
	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	
مکہ مکرمہ	۲۸	۱۸	۴۴	۲	۴ منٹ پہلے
جدہ	۳۰	۱۸	۴۶	۲	۴ منٹ پہلے
مدینہ منورہ	۲۹	۱۸	۴۵	۲	۴ منٹ پہلے
ریاض	۰۰	۱۸	۱۶	۲	۵ منٹ پہلے

کراچی	۴۱	۱۸	۵۷	ـ	۶ منٹ پہلے
گوادر	۵۹	۱۸	۱۵	۱	۶ منٹ پہلے
لاہور	۱۴	۱۸	۳۰	ـ	۸منٹ پہلے
چارسدہ	۲۴	۱۸	۴۰	ـ	۸منٹ پہلے
پشاور	۲۵	۱۸	۴۱	ـ	۸منٹ پہلے
جھنگ	۲۲	۱۸	۱۸	ـ	۸منٹ پہلے
رباط،مراکش	۴۲	۱۸	۵۸	۵	۳منٹ پہلے
لندن	۲۵	۱۸	۴۱	۵	۱۰منٹ پہلے
واشنگٹن	۲۳	۱۸	۳۹	۱۰	صفر منٹ
اوٹاوہ کینیڈا	۲۴	۱۸	۰۷	۵	۱۶منٹ پہلے
ماسکو	۵۸	۱۸	۱۴	۳	۱۳منٹ پہلے
اوسلو ناروے	۵۱	۱۸	۰۷	۵	۱۶منٹ پہلے
ڈنمارک کوپن ہیگن	۳۶	۱۸	۵۱	۴	۱۳منٹ پہلے
سٹاک ہولم سویڈن	۲۲	۱۸	۳۸	۴	۱۵منٹ پہلے

۱۲/ستمبر ۲۰۰۷ء (رویت ہلال نہ ہو سکے گی)

شہر کا نام	غروبِ شمس کا مقامی وقت		چاند کی عمر غروب شمس		چاند غروب شمس سے کتنا بعد غروب ہوگا
	منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے	
مکہ مکرمہ	۲۷	۱۸	۴۳	۲۶	۲۸منٹ
جدہ	۲۹	۱۸	۴۵	۲۶	۲۸منٹ
مدینہ منورہ	۲۸	۱۸	۴۴	۲۶	۲۶منٹ
ریاض	۵۹	۱۷	۱۵	۲۶	۲۵منٹ
کراچی	۴۰	۱۸	۵۶	۲۴	۲۴منٹ
گوادر	۵۸	۱۸	۱۴	۲۵	۲۴منٹ

لاہور	۱۳	۱۸	۲۹	۲۴	۱۹منٹ
چارسدہ	۲۳	۱۸	۳۹	۲۴	۱۷منٹ
پشاور	۲۴	۱۸	۴۰	۲۴	۱۷منٹ
جھنگ	۲۱	۱۸	۱۷	۲۴	۱۹منٹ
رباط،مراکش	۴۱	۱۸	۵۷	۲۹	۲۳منٹ
لندن	۲۳	۱۸	۳۹	۲۹	۳منٹ
واشنگٹن	۲۲	۱۸	۳۸	۳۴	۲۳منٹ
اوٹاوہ کینیڈا	۲۲	۱۸	۰۳	۲۹	۱۵منٹ پہلے
ماسکو	۵۵	۱۸	۱۱	۲۷	۶منٹ پہلے
اوسلوناروے	۴۷	۱۸	۰۳	۲۹	۱۴منٹ پہلے
ڈنمارک کوپن ہیگن	۳۵	۱۸	۵۱	۲۸	۶منٹ پہلے
سٹاک ہولم سویڈن	۱۹	۱۸	۳۵	۲۸	۱۳منٹ پہلے

(۱)۱۱رستمبر شام کوسورج گرہن ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ گرہن کے وقت ننگی آنکھ سے چاند نظر آنا ناممکن ہے نیز اسی شام سورج افق پر کھڑا ہوگا کہ چاند افق سے غروب ہو جائے گا۔

(۲) یہ کوائف گرین وچ کی شاہی رصدگاہ سے لیے گئے ہیں۔۱۱رستمبر کی شام ہر جگہ چاند سورج سے پہلے غروب ہو رہا ہے اور اُس کی عمر بھی تمام دیئے گئے شہروں/علاقوں میں نہایت کم ہے۔رویتِ ہلال ناممکن ہے۔

(۳)۱۲رستمبر کی شام تمام دیئے گئے شہروں میں چاند کی عمر امکانی رویت کے لیے کافی یعنی ۲۰ گھنٹے سے زائد ہے مگر سورج کے غروب ہونے کے ۳۰منٹوں سے کم وقت میں چاند بھی غروب ہو جائے گا۔دیگر کوائف بھی ساتھ نہیں دے رہے۔لہٰذا رویتِ ہلال نہ ہو سکے گی اور ۱۳رستمبر کی شام کو ہی رویت ہوگی۔

(۴) عالمی قمری ڈیٹ لائن مطابق علامہ ابوریحان البیرونی، کشید کردہ ڈاکٹر محمد الیاس ملائیشیا اس بات کا فیصلہ کر دیتی ہے کہ ۱۲رستمبر ۲۰۰۷ء کی شام رمضان کا چاند سوائے جنوبی امریکہ، وسطی امریکہ اور جنوبی و وسطی افریقہ کہیں نظر آنا ممکن نہیں۔لہٰذا صلائے عام ہے آنکھوں والے تجربہ کریں چاند ۱۳رستمبر کی شام ہی نظر آ سکے گا۔۱۱یا۱۲ستمبر کو نظر نہیں آئے گا۔

☆☆☆